جسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ سہ ماہی ۔۔۔

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔۔۔

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی گو عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے لیکن کان کا درد ابھی تک رفع نہیں ہوا۔ بعض اوقات زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا جاری رکھیں:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی امۃ الباسط کو بخار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں:۔

ملک غلام حسین صاحب مہاجر نے آج اپنے لڑکے ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کرنے کے بعد اموال و اولاد کے بارے میں اعتراض مت کرو

"بہت لوگ بظاہر جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر دراصل چھپے ہوئے مرتد ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو آزماتا ہے۔ اور وہ تھوڑی سی بات پر رہ جاتے ہیں۔ اور ان کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کئی ایک خط ہمارے پاس بھی آتے ہیں۔ اور جاہل لوگ بیعت کنندوں کو بہکاتے ہیں کہ تمہاری بیعت سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ جب کہ تمہارے گھر میں کوئی بیٹا بھی پیدا نہ ہوا۔ کیا خدا نے مجھے اس واسطے بھیجا ہے۔ کہ میں لوگوں کو بیٹے دیا کروں۔ خدا تو اب یہ چاہتا ہے۔ کہ دین درست ہو جائے۔ اور بیٹوں کے خیال بھی جاتے رہیں۔ کہ لوگ مرید ہو کر آزمائش کیا کریں۔ کہ بیٹے پیدا ہوتے ہیں یا کہ نہیں۔ خدا تو فرماتا ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے واسطے فتنہ ہیں۔ یہ بیوقوف لوگ اس طرح خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور وہ سچے مسلمان نہیں۔ جو ان باتوں کے پیچھے پڑتے ہیں۔ بابا فرید کا ذکر ہے۔ کہ ان کا بیٹا مر گیا۔ تو کسی نے ان کو خبر دی۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ سگ بچہ مردہ است دفن کنید۔ پورا مومن وہ ہے۔ جو باوجود اولاد کے بے اولاد اور باوجود بیوی ہونے کے مجرد ہو۔ اور باوجود مال رکھنے کے فقیر ہو اور باوجود دوستوں کے ہونے کے اکیلا ہو۔ خدا نہیں چاہتا کہ کوئی اس کا شریک ہو۔ لوگ شرک کے لفظ کو محدود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بتوں کی پوجا کرنا ہی شرک ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز جو خدا کے سوا ہے۔ اس کے ساتھ دل لگانا شرک میں داخل ہے۔ بہت لوگ اس قسم کے ہیں کہ اگر بیعت کے بعد ان کی بیوی مر جائے۔ یا بچہ مر جائے یا مال میں

ہجرت کر کے قادیان آنے والوں کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیصلہ ہے کہ باہر کی جماعتوں میں سے کوئی احمدی دوست بلا اجازتِ مرکز ہجرت کی غرض سے قادیان نہ آئے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی جماعتوں نے حضور کی اس ہدایت کی اشاعت پورے طور پر احباب کے اندر نہیں کی۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ بہت سے دوست بغیر اجازت مختلف جگہوں سے مرکز میں ہجرت کی غرض سے آتے۔

اب اس اعلان کے ذریعہ پھر عہدیداران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ حضور کی اس ہدایت کی پورے طور پر اشاعت کریں۔ کہ کوئی دوست مقامی عہدیداران کی وساطت سے مرکز سے اجازت حاصل کرنے کے بغیر قادیان میں ہجرت کر کے نہ آسکے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

بورڈرانِ تحریک جدید کے والدین اور سرپرستوں سے گذارش

بورڈرانِ تحریک جدید کے والدین یا سرپرستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ اگست ۳۶ء کا حساب ان کو بھیجدیا گیا ہے۔ امید ہے۔ سب کو مل گیا ہوگا۔ احباب اسے ملاحظہ فرمالیں۔ اور تمام بقایا دو ماہ کے اخراجات کے ساتھ روانہ فرمائیں۔ ورنہ ہم ان کے بچوں کے اخراجات کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ اور اس کی وجہ سے جو تکلیف اور نقصان ہوگا۔ اس کے ذمہ وار وہ خود ہوں گے۔

ہمارا یہ مطالبہ مجلس مشاورت ۳۶ء کے فیصلہ کے مطابق ہے۔ اور ہم مجبور ہیں کہ اس پر عمل کروائیں۔ اس لئے احباب اس میں کوتاہی نہ فرمائیں۔

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان)

دفتر تحریک جدید کو تار بھیجنے کا پتہ

احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ تحریک جدید کا تار ایڈریس ڈاکخانہ میں رجسٹر کرا لیا گیا ہے۔ آئندہ تار دیتے وقت تحریک جدید لکھنے کی بجائے صرف Tahr لکھنا کافی ہوگا۔

(سیکرٹری صیغہ تجارت تحریک جدید۔ قادیان)

ہنگری میں احمدیہ لائبریری

ہنگری میں احمدیہ لائبریری کے لئے جو احباب کتب مرحمت فرمانا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر کتب بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

حاجی احمد خان ایاز۔ C/o Madame Harvat
Akacfa DTC A. 7
VII Budapit Hungary.

"الوصیت" کا ایک اور ایڈیشن

ابوالفضل صاحب محمود قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" کو نہایت اعلیٰ کاغذ پر عکس لیکر شائع کیا ہے۔ قیمت فی جلد ۱؎ اور سوا چھ روپیہ سینکڑہ۔ احباب ان سے اس قیمت پر یہ رسالہ منگوا سکتے ہیں۔

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

ہرچند کہ مستقل قاعدہ کے طور پر بعض امور کا فیصلہ ہو کر ان فیصلہ جات کی اشاعت جماعت احمدیہ کی رہنمائی کے لئے کی جاچکی ہے۔ تاہم آنے والے انتخابات کے ضمن میں ان کو جن امور کا یاد دلانا ضروری سمجھا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں

۱۔ ہر احمدی دوست کو جس کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہے۔ لازم ہے کہ اپنے ووٹ کا کسی شخص کے ساتھ بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنے ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اس ہدایت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کرلیگا۔ تو جماعت اس کے وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ووٹوں کو بھی جو اپنے احباب کے زیر اثر ہوں۔ یا جن کو اپنے زیر اثر لا سکتے ہوں۔ حتی الوسع محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔

۲۔ جن دوستوں یا جماعتوں کو معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں لوگ اسمبلی کے لئے کھڑے ہوں گے۔ ان کی اطلاع فوراً مرکز میں بھیجی جائے۔

۳۔ کوئی احمدی دوست اپنے طور پر اسمبلی کے کسی امیدوار کی سفارش مرکز میں نہ بھیجیں۔ جن صاحبوں کو جماعت احمدیہ سے مدد کی خواہش ہو۔ ان کو مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ خود اس مدد کی التجا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔ ایسی درخواستوں کے آنے پر جماعتہائے متعلقہ سے امیدوار صاحبوں کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ احباب جماعت کن صاحب کے حق میں ووٹ دیں۔

۴۔ اس فیصلہ کا اعلان انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں کیا جائے گا۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان)

پنجاب اسمبلی کے امیدوار

معلوم ہوا ہے۔ کہ چوہدری عنایت محمد صاحب بی۔ اے آف جاگو وال کے دوست اور مداح ان کو تحصیل گورداسپور کے دیہاتی حلقہ کی طرف سے بطور امیدوار کھڑا کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا اس قدر رسوخ اپنی قوم اور اس علاقہ میں ہے۔ اور ان کی لیاقت اور وجاہت اس قدر مسلّم ہیں، کہ ان کو بہت کچھ امید کامیابی کی ہے۔ چوہدری صاحب موصوف ایک قابل گریجوایٹ ہیں۔ اور ان کی معاملہ فہمی اور مستعدی کی وجہ سے یقین کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر وہ اسمبلی میں پہونچ گئے۔ تو انشاء اللہ اپنی قوم اور ملک کے لئے ایک نہایت مفید کارکن ثابت ہونگے۔

(ناظر امور خارجہ۔ قادیان)

خریدارانِ "الفضل" کو اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۷ اگست ۳۶ء کے بعد کوئی خطبہ نمبر شائع نہیں ہوا۔ اسی طرح ضمیمہ درس القرآن بھی صفحہ ۵۶ کے بعد ابھی تک شائع نہیں ہوسکا۔

(مینجر الفضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

آئینِ نو کے استرداد کے متعلق مہاسبھائی پارٹی کی افسوسناک ذہنیت

اسمبلی کے مہاسبھائی ارکان کا ایک نیا فتنہ

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جدید دستور اساسی اہلِ ہند کی سیاسی آرزوؤں اور توقعات سے بہت ساقط ہے۔ اور اس میں تحفظات اور اختیارات خصوصی کو اس قدر دخل ہے۔ کہ ان کے باعث سیاسی آزادی کا وہ عنصر جو مرکزی مجلس آئین یا صوبجاتی مجالس وضع قوانین کو تفویض کیا گیا ہے۔ بہت حد تک کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کی کم و بیش تمام سیاسی پارٹیوں نے خواہ وہ اعتدال پسند ہوں یا انتہا پسند۔ اس پر بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن یہ بات بلاخوف استرداد کہی جا سکتی ہے۔ کہ آئینِ نو کی کمزوریوں اور نقائص کے باوجود ملک کے تمام سنجیدہ طبقہ نے اور ان تمام سیاسی جماعتوں نے جو خلوصِ نیت سے ملک کی ترقی و بہبود کی خواہاں ہیں۔ اس سے جہاں تک ممکن ہو سکے۔ فائدہ اٹھانے اور ملک کی آئندہ سیاسی دوڑ میں اپنے منتہائے مقصد تک پہونچنے کے لئے اسے بطور اساس اور سنگ منزل بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ کانگرس ایسی انتہا پسند جماعت بھی جو کل تک مجالس آئین ساز کا بائیکاٹ کر کے جدید آئین کے نفاذ کو بالکل ناکام بنانے پر تلی ہوئی تھی۔ آئندہ انتخابات میں بھی بڑے اہتمام سے حصہ لینے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور اگرچہ اس کی نیت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم یہ امر بالکل قرینِ قیاس ہے۔ کہ اسے چار و ناچار ملک کے اس طبقہ کے ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ جو ملک کے سیاسی ارتقاء کے لئے آئین نو سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا عزم کر چکا ہے۔ اور بلاشبہ اس کی یہ کوشش کہ نئے دستور کے راستہ میں سنگِ راہ بن کر اس کے اجراء کو ناممکن بنا دے۔ ناکام رہے گی۔

افسوس کی بات ہے۔ کہ اسمبلی کی مہاسبھائی پارٹی جس کی مسموم اور فرقہ وارانہ ذہنیت پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے نیشنلسٹ پارٹی کا نظر فریب نام دے رکھا ہے۔ اس کے صدر مسٹر اینے اور اس کے سکرٹری سردار سنت سنگھ نے اسمبلی میں ایک ایسی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جو نہ صرف اصولی طور پر بے معنی اور بے محل ہے۔ بلکہ صریحاً شر آمیز اور اس افسوسناک ذہنیت کا ایک تازہ شاہکار ہے۔ جو ہندو مہاسبھائیوں کا عرصہ سے طغرائے امتیاز بن چکی ہے۔ اس نوٹس کا مفہوم یہ ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل اس امر کی کوشش کریں۔ کہ حکومت برطانیہ نئے دستور اساسی کو فرقہ وار فیصلہ سمیت اور ان تمام احکام کو جو اس آئین کے نفاذ کے لئے اب تک جاری کئے جا چکے ہیں۔ منسوخ کر دے۔ اور شاہی یا پارلیمنٹری اعلان کے ذریعہ ایک نمائندہ اسمبلی مرتب کی جائے۔ جس میں ہندوستان کے نمائندے اور ملکِ معظم کی حکومت کے نمائندے مل کر ہندوستان کے باشندوں کے لئے حکومت خود مختاری کی ایک سکیم مرتب کریں۔

قطع نظر اس بات سے کہ اس قرارداد کا اسمبلی میں کیا حشر ہوگا۔ ملک کا ہر بہی خواہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ محرکین کا یہ اقدام نہ صرف اس لحاظ سے غیر مآل اندیشانہ ہے۔ کہ آب نہ دیدہ موزہ کشیدہ کے مصداق نئے آئین کے نفاذ سے پیشتر ہی اور عملی طور پر اس کے حسن و قبح کا جائزہ لئے بغیر وہ اس کا استرداد چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ اس اعتبار سے بھی غیر معقول ہے۔ کہ سالہا سال کی جد و جہد اور بے شمار کشتوں۔ کمیٹیوں۔ اور کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد جس چیز کو تیار کیا گیا ہے محض تخریبی نقطۂ نگاہ سے آنِ واحد میں۔ اور ایسی صورت میں جبکہ برطانیہ کے اربابِ حل و عقد اس قدر جھمیلوں کے بعد اسے از سر نو مرتب کرنے کے لئے کسی صورت میں بھی تیار نہ ہونگے مٹانے کی کوشش کرنا کسی عقلمند انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس صورت میں جبکہ ملک کا بیشتر حصہ اس سے بحدِ امکان فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہے اس کی تنسیخ کی کوشش اور بھی زیادہ مذموم اور مضحکہ خیز ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مہاسبھائی ہندوؤں کی جدید آئین کے متعلق یہ روش اس لئے نہیں۔ کہ وہ دل سے اسے ملک کے مفاد کے منافی سمجھتے ہیں۔ یا حقیقی طور پر ان کے دل میں ملک کی ہمدردی کا کوئی جذبہ موجود ہے۔ بلکہ اس کا باعث صرف فرقہ وارانہ فیصلہ ہے۔ جو محض اس وجہ سے ان کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہا ہے۔ کہ اس میں کسی حد تک ہندوستان کی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے۔ اگر آج فرقہ وارانہ فیصلہ میں ان کے حسب منشاء ترمیم ہو جائے۔ اور اقلیتوں کے حقوق غصب کرنے اور ان پر اپنا سیاسی تسلط قائم کرنے کا اس میں انہیں پورا موقعہ حاصل ہو۔ تو آج ہی یہ تمام شور و شغب مٹ جائے گا۔ اور تمام مہاسبھائی وزیر ہند اور وزیر اعظم برطانیہ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان اور جدید آئین پر ہر لحاظ سے مطمئن اور قانع نظر آئیں گے۔ لیکن کیا یہی وہ ذہنیت ہے۔ جس کے بل بوتے پر ہمارے یہ برادرانِ وطن وطن دوستی اور قوم پرستی کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ وطن کے سیاسی مفاد کو جس قدر نقصان اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے لوگوں سے پہونچا ہے۔ اس قدر کسی اور طرف سے ہرگز نہیں پہونچا۔ اور درحقیقت یہی وہ مفلوج ذہنیت ہے جو ملک کی آزادی کے راستہ میں روک بنی ہوئی ہے۔ اور غلامی کی زنجیروں کو کھولنے میں مدد دینے کی بجائے انہیں زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کا موجب بن رہی ہے۔ اس لئے تمام بہی خواہانِ ملک کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف متحدہ طور پر آواز اٹھائیں۔ اور اس نئی اپج کو جس کا مظاہرہ مسٹر اینے اور بھائی سنت سنگھ نے مذکورہ بالا ریزولیوشن کا نوٹس دے کر کیا ہے۔ اسمبلی میں اپنے افسوسناک حشر کو پہونچنے سے پیشتر ہی اس حسرتناک انجام سے دوچار کرائیں۔ جس کی وہ مستحق ہے۔

کس قدر اندوہناک بات ہے۔ کہ بعض برادرانِ وطن فرقہ وارانہ ذہنیت سے مغلوب ہو کر تعمیری کاموں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے تخریبی کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اسی کو ملک کی بہت بڑی خدمت سمجھ رہے ہیں۔
خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ذکر و فکر

فیرنی ـــ اور ـــ فالودہ

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

انسان کے لئے روٹی بھی ایسی ہی لازمی چیز ہے۔ جیسے نماز۔ اور "طعام" کا مرتبہ بوقت ضرورت "کلام" سے کم درجہ پر نہیں ہے۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ بجائے کسی اور مضمون کے آج فیرنی اور فالودہ کی دعوت پیش کروں۔ کیونکہ ہمارا جسم اچھی پرورش اور عمدہ غذا کا اسی طرح محتاج ہے۔ جس طرح ہماری رُوح عبادت اور دعا کی۔ سو وہ دعوت یہ ہے۔

"ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے۔ میں نے کہا۔ کہ چمچہ لاؤ۔ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا۔ سوائے فیرنی اور فالودہ کے" (تذکرہ صفحہ ۵۰۴ رؤیا حضرت مسیح موعودؑ بحوالہ البدر ۲۸ اگست ۱۹۰۵ء)

۱۔ جسمانی فیرنی اور فالودہ

اس رؤیا کے پڑھنے سے مجھ پر یہ اثر ہوا۔ کہ کھانے کی چیزوں میں سے یہ دو کھانے پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ منشاء الٰہی یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ان کھانوں کو اپنا قومی کھانا یا سلسلہ کی ایک خصوصیت بنا لیں۔ مثلاً دعوتوں میں کسی اور مٹھاس کی جگہ احمدی جماعت میں فیرنی کا استعمال زیادہ ہوا کرے۔ اور کسے اس بات میں شک ہو سکتا ہے۔ کہ باقی ہر قسم کے میٹھے کھانوں کی نسبت مٹی کی کوری رکابیوں میں جمی ہوئی فیرنی جس میں کیوڑہ پڑا ہُوا اور ورق لگا ہوا ہو۔ اور باریک پسے ہوئے چاولوں سے تیار کردہ ہو۔ کیسی عمدہ اور اعلیٰ اور لذیذ اور مفرح معلوم ہوتی ہے۔ پس مناسب ہے۔ کہ فیرنی ہمارا قومی پڈنگ بنے۔ کیونکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور کھانوں کی نسبت بہتر بتائی گئی ہے۔ سو ہم کیوں بہتر کھانا استعمال کیا کریں۔ تاکہ حضورؑ کے رؤیا پر بھی عمل ہو جائے۔ اور ایک اعلیٰ قسم کا اور پسندیدہ طعام بھی کھانے میں آوے۔

اسی طرح فالودہ کا حال ہے۔ یہ مرکب ہوتا ہے۔ بالائی والے دودھ پانی مٹھاس اور فالودہ سے۔ اور عموماً گرمیوں میں بطور ناشتہ صبح کے وقت یا تیسرے پہر پیا جاتا ہے۔ اور علاوہ ایک نہایت عمدہ غذا ہونے کے بہت لذیذ اور مقوی بھی ہے۔ سو جس طرح فیرنی کھانے کے ساتھ استعمال ہوگی۔ اسی طرح فالودہ ناشتہ کے طور پر استعمال کرنے کا رواج دینا چاہیئے۔ بلکہ ہم گرما میں بجائے چائے کے جو ایک نقصان دہ عادت ہے۔ یہ فالودہ بہت مناسب رہے گا۔ اور جس طرح ہر قوم کے اپنے اپنے خاص کھانے مقرر ہیں۔ اسی طرح یہ دو کھانے احمدی احباب کے لئے ایک خصوصیت کا رنگ رکھیں۔ پس کوشش کی جائے۔ کہ آئندہ سے فیرنی احمدیہ پڈنگ (Pudding) اور فالودہ احمدیہ ڈرنک (Drink) تسلیم کر لیا جائے۔

۲۔ روحانی فیرنی اور فالودہ

ایک خواب اپنے ظاہر پر بھی حل کیا جا سکتا ہے۔ اور علاوہ ازیں اس کی تعبیر بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی جو چیز خواب میں دیکھی جاتی ہے۔ اس کے اصلی معنے اور مطلب اور ہوتے ہیں۔ پس جو رؤیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی گئی۔ اس کی اگر تعبیر کی جائے اور ظاہر پر حمل نہ کیا جائے۔ تو وہ تعبیر یوں ہوگی۔ کہ

حضورؑ کو بتایا گیا ہے۔ کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا۔ سوائے فیرنی اور فالودہ کے یعنی فیرنی اور فالودہ ایسے کھانے اور ایسے رزق ہیں۔ جو بے نقص ہیں۔ اور سب سے اعلیٰ چیزیں ہیں۔ ان کو اختیار کرو۔

فیرنی۔ پہلے ہم فیرنی کو لیتے ہیں سو وہ مرکب ہے۔ دودھ اور چاول اور میٹھے سے۔ اور تعبیر الرؤیا میں دودھ سے علم مراد ہے۔ اور چاول سے دنیاوی رزق اور مٹھاس سے ایمان۔ سو اس خواب کے یہ معنے ہوئے کہ وہ زندگی خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے جس میں انسان کے پاس تین چیزیں مہیا ہو جائیں۔ ایک تو اس کو کھانے پینے کی سہولت ہو۔ دوسرے اُسے علم و معرفت حاصل ہو۔ اور تیسرے اس کے اندر ایمان ہو۔ کیونکہ علم و معرفت یعنی دودھ نہ ہو۔ تو انسان اس سے محروم رہتا ہے۔ مٹھاس یعنی ایمان نہ ہو۔ تو بالکل ہی گیا گذرا۔ اور رزق نہ ہو۔ تو پھر اس کے تفکرات کی وجہ سے زندگی میں وہ بے فکری حاصل نہیں ہوتی۔ جو روحانیت کے لئے ایک گونہ ضروری ہے۔ پس اے شخص جو صحت روحانی کا طالب ہے۔ تو یہ تین چیزیں ملا کر بطور فیرنی کے کھا۔ تاکہ تجھے روحانی صحت حاصل ہو۔

فالودہ:۔ فیرنی سے بڑھکر فالودہ کا درجہ ہے۔ کیونکہ اس میں دودھ میٹھا اور فالودہ تینوں اسی قسم کی چیزیں داخل ہیں۔ مگر ایک چوتھی چیز یعنی پانی بھی ہے۔ سو روحانی زندگی کے اعلیٰ ترین مدارج کے لئے نہ صرف فیرنی والی تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ بلکہ پانی یعنی الہام الٰہی کی چاشنی بھی لابدی ہے۔ اور وہ زندگی بہت مبارک ہے۔ جس میں خدا کے فضل سے غذا اسے فالودہ میسر آجائے۔ یعنی ایمان ہو۔ علم و معرفت ہو۔ رزق ہو۔ اور خدا کے ساتھ ہمکلامی کا بھی فیضان ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس رؤیا میں حضور علیہ السلام کے لئے فالودہ ہی پیش ہوا ہے۔

پس جس طرح جسمانی کھانوں میں ہمیں فیرنی اور فالودہ کو ترجیح دینی چاہیئے اسی طرح روحانی کھانوں کے مہیا کرتے وقت ہم کو وہ اشیاء اپنے رب سے مانگنی چاہئیں۔ اور خود بھی اپنی کوشش سے ان کو مہیا کرنا چاہیئے۔ جن کے نتیجہ میں روحانی فیرنی اور روحانی فالودہ ہمیں مل سکے۔ آمین۔

نمازوں میں سُست احباب کو چست بنایا جائے

گذشتہ ایام میں انسپکٹر تعلیم و تربیت اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت کی طرف سے جو رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعتوں میں ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو اپنے آپکو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں تو شامل سمجھتا ہے۔ مگر نماز وغیرہ احکام اسلام کی پابندی میں سُستی اور غفلت برتتا ہے۔ ایسے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی۔ کہ وہ نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنائیں۔ اور اگر احمدی ہو کر بھی احکام اسلام کی طرف توجہ نہ ہو۔ تو پھر احمدی بننے سے کیا فائدہ۔ کیا دنیا میں کروڑوں ایسے لوگ موجود نہ تھے۔ جو مسلمان کہلاتے تھے مگر نماز وغیرہ احکام اسلام کے قریب نہ جاتے تھے پھر کیا ضرورت تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجتا۔ حضور کا یہ مشہور الہامی شعر ہے کہ

چو دور خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند

پس مخلصین جماعت توجہ فرمائیں۔ اور جو لوگ احمدیت میں داخل ہو کر نمازوں کی پابندی نہیں کرتے۔ یا احکام اسلام کی طرف توجہ نہیں کرتے انکی سستی اور غفلت کو دور کریں۔ اور انہیں حقیقی مسلمان بنا دیں۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا احیاء کیا جائے۔ تو نظارت ہذا یقین رکھتی ہے۔ کہ ایک شخص بھی احمدی کہلانیوالا سست نہیں رہ سکتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کیلئے نکلا۔ "فکان لا یمرّ برجلٍ الا ناداہ بالصلوٰۃ او حرکہ برجلہ" (رواہ ابوداؤد) آپ کسی شخص پر سے نہیں گذرتے تھے۔ مگر اسے نماز کیلئے آواز دیتے۔ یا اسے بیدار کر دیتے تھے۔ اگر ہر مخلص احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو زندہ کرے۔ اور اپنے ذمہ یہ فرض عاید کرے۔ کہ میں نمازوں میں سستی کرنیوالے احباب کو ضرور اپنے ساتھ لاؤنگا۔ تو ایک بھی نمازوں میں سستی کرنیوالا نہیں رہ سکتا۔ آجکل جبکہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ جماعتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام تر کوششیں حضور کے ارشادات کی تعمیل میں صرف کر دیں۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت ان کوششوں کا ذکر اپنی ماہوار رپورٹوں میں ضرور کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ظلی نبوت اور غیر مبایعین

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ایک نہایت ضروری اور کار آمد حوالہ

(۶)

نبی کی تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر اپنی نبوت کے متعلق بحث کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے :-

"نبی سے مراد صرف اس قدر ہے۔ کہ بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ جیسا مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس امت میں سے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"۔

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نبوت کے ثبوت میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ تعریف نبوت کا بطور تائید پیش فرما رہے ہیں۔ لیکن چونکہ غیر مبایعین کو ہر موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی تردید کا شوق دامنگیر ہے۔ اور وہ ازرہ مداہنت حضور علیہ السلام کو محض محدث کی حیثیت میں دُنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ اس واضح تحریر پر جس میں آپ محض اپنی نبوت ثابت فرما رہے ہیں۔ یوں پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مراد اس جگہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات جلد دوم کا مکتوب نمبر ۵۱ ہے جس میں مجدد صاحب موصوف نے انبیاء کے کامل متبعین میں سے کثرت مکالمہ پانے والے کا نام محدث رکھا ہے۔

غیر مبایعین کی الزام تراشی

غیر مبایعین کہتے ہیں۔ اپنی تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کے لفظ محدث کو بدل کر نبی کا لفظ لکھدیا ہے۔ جس سے مراد آپ کی محدثیت ہی ہے چنانچہ "پیغام صلح" کے نامہ نگار نے بھی اسی امر پر زور دیا ہے۔ حالانکہ یہ خیال درحقیقت در پردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک خطرناک حملہ ہے۔ چنانچہ غیر مبایعین کی نقل میں غیر احمدی بھی اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کذب بیانی اور تحریف کا الزام دے رہے ہیں۔ غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ مکتوب نمبر ۵۱ کا مفہوم پیش کیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک محدث کو چونکہ نبی کہا جا سکتا ہے اس لئے آپ نے محدث کا لفظ بدل کر مجدد صاحب موصوف کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے نبی کا لفظ رکھدیا۔ حالانکہ یہ امر سراسر خلاف واقعہ ہے۔ اور مجدد صاحب موصوف نے جہاں تک میرا علم ہے۔ کسی جگہ بھی یہ تحریر نہیں فرمایا۔ کہ محدث کو نبی کہہ سکتے ہیں۔ اگر مجدد صاحب موصوف نے کہیں ایسا فرمایا ہوتا تب تو غیر مبایعین کا یہ خیال قابل غور ہوتا۔ مگر جب کہ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ نے کہیں یہ خیال ظاہر نہیں فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیونکر خلاف منشائے متکلم معنی لے کر محدث کی جگہ نبی کا لفظ لکھ دیتے۔ پس غیر مبایعین درحقیقت ایسا خیال ظاہر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریف کا خطرناک الزام لگا کر دشمنان احمدیت کے لئے طعن و تشنیع کا موقعہ بہم پہنچا رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکتوب نمبر ۵۱ میں امت محمدیہ کا ذکر نہیں

قطع نظر اس سے کہ مکتوب نمبر ۵۱ میں قطعاً امت محمدیہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ وہاں علی العموم انبیاء اور ان کے کامل متبعین کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آپ کے مکتوب کے ذیل کے الفاظ اس پر شاہد ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

ان کلام اللہ قد یکون شفاھاً وذالک الافراد من الانبیاء و قد یکون ذالک لبعض الکمل من متابعیھم۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام کبھی شفاھاً ہوتا ہے۔ اور یہ افراد انبیاء علیہم السلام میں سے ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان کے بعض کامل متبعین سے بھی ایسا مکالمہ ہوتا ہے۔ پس اس جگہ امت محمدیہ کا علی الخصوص کوئی ذکر نہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ میں محض امت محمدیہ کا ذکر ہے۔

غرض مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے کامل متبعین کو بھی کبھی مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشتا ہے۔ پھر وہ آگے چل کر لکھتے ہیں :-

جب اس قسم کا مکالمہ کسی ایک کو حاصل ہو۔ تو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔

پس اس مکتوب میں چونکہ ہرگز امت محمدیہ کا علی الخصوص ذکر نہیں۔ لیکن جس مکتوب کا حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکر فرما رہے ہیں۔ اس میں لفظاً یا مفہوماً محض امت محمدیہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔ اس لئے غیر مبایعین کا یہ خیال کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریر میں مکتوب نمبر ۵۱ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایک باطل خیال ہے۔

اصل حوالہ

میں اپنے مضمون کی پانچویں قسط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان کردہ مفہوم کے ثبوت میں مکتوبات جلد اول کے مکتوب نمبر ۳۰۱ سے ایک حوالہ پیش کر چکا ہوں۔ آج کی قسط میں میں مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے ایک اور تحریر پیش کرتا ہوں۔ جو میرے نزدیک قسط نمبر ۵ میں پیش کردہ حوالہ سے بھی زیادہ صاف اور روشن اور کھلے کھلے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر بیان کردہ مضمون کو ثابت کر رہی ہے۔ گویا اس حوالہ کو اصل حوالہ کہنا چاہیئے۔ اور اس کے مقابلہ میں پہلا پیش کردہ حوالہ صرف ایک تائیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر غیر مبایعین تعصب کی عینک اتار کر اس حوالہ کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو انشاء اللہ انہیں اس سے کافی بصیرت حاصل ہوگی۔ چنانچہ مجدد صاحب الف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوبات جلد اول کے مکتوب نمبر ۳۱۰ میں فرماتے ہیں :-

متشابہات قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال اللہ تعالیٰ وما یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰہ۔ یعنی تاویل آں متشابہ را ہیچ کس نمیداند۔ مگر خدائے عزّ وجلّ۔ پس متشابہ نزد خدائے جلّ وعلا نیز محمول بر تاویل است واز ظاہر مصروف وعلمائے راسخین را نیز از علم آں تاویل نصیبے عطا مے فرمائد۔ چنانچہ بعلم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع مے بخشد۔ وآں تاویل را خیال نکنی۔ کہ در رنگ تاویل ید است بقدرت وتاویل وجہ بذات حاشا وکلا آں تاویل از اسرار است کہ باخص خواص علماء آں عطا مے فرمائد۔

یعنی قرآن مجید کی آیات متشابہات بھی ظاہری معنوں سے مصروف ہیں۔ اور تاویل پر محمول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ یعنی اس متشابہ کی تاویل کو سوائے خدائے عزّ وجلّ کے کوئی نہیں جانتا پس متشابہ خدائے بزرگ و بلند کے نزدیک بھی تاویل پر محمول ہے۔ اور اپنے ظاہری معنوں سے مصروف (پھری ہوئی) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علمائے راسخین کو بھی اس تاویل کے علم سے ایک حصہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ غیب کے علم پر جو خود خدا تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ وہ اپنے برگزیدوں کو اطلاع بخشتا ہے۔ اور اس تاویل کے متعلق یہ خیال نہ کرنا کہ یہ اس رنگ کی تاویل ہوتی ہے جیسا کہ ید (ہاتھ) کی تاویل قدرت ہے۔ اور وجہ (چہرہ) کی تاویل ذات ہے۔ حاشا وکلا (ایسا نہیں ہے) وہ تاویل تو اسرار الٰہی سے ہے۔ کہ خاص لوگوں سے بھی اخص کو اس کا علم عطا فرماتا ہے۔

عبارات کا مقابلہ

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محولہ بالا تحریر اور مکتوبات کی اس تحریر کا تجزیہ کر کے دونوں کا باہمی مقابلہ کر کے دکھاتا ہوں۔ تا ہر شخص آسانی سے معلوم کر سکے۔ کہ ہر دو عبارات اپنے مفہوم میں پوری مطابقت رکھتی ہیں۔

حقیقۃ الوحی کی تحریر مندرجہ ذیل دو امور پر مشتمل ہے۔

۱۔ اس امت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔

۲۔ جس شخص کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ پر اطلاع دی جائے۔ وہ نبی کہلاتا ہے (گویا اس دوسرے حصہ میں نبی کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ جس کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تئیں نبی قرار دیتے ہیں)

اس کے بالمقابل مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی محولہ بالا تحریر بھی انہی دو امور پر مشتمل ہے

۱۔ متشابہات قرآنی کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ علمائے راسخین کو بھی اس علم سے ایک حصہ عطا فرماتا ہے۔

۲۔ علم غیب جو اللہ تعالےٰ کی ذات سے مخصوص ہے۔ اس کی اطلاع وہ صرف برگزیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔ یہ تاویل کا علم معمول تاویلی علم نہیں۔ بلکہ اسرار الٰہی سے ہے۔ یعنی علم غیب ہے۔ اور اس کا علم اللہ تعالےٰ عام لوگوں کو بھی نہیں دیتا۔ بلکہ خاص لوگوں میں سے بھی اخص کو ان اسرار کا علم عطا فرماتا ہے۔

امر اول

امر اول میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے یہ امر ذہن نشین کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ قرآنی متشابہات جو منجملہ اسرار الٰہی میں سے ہونے کی وجہ سے پردہ غیب میں ہیں۔ اور جن کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہی ہے۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے بعض افراد یعنی علمائے راسخین کو بھی ان کے علم سے ایک حصہ عطا فرماتا ہے۔

پس مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کے نزدیک متشابہات قرآنی کا علم ہر اسی کو نہیں دیا جاتا۔ نہ ہی امت کے علماء ظواہر کو ان کا علم دیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ علم چونکہ اسرار میں سے ہے۔ اس لئے اس میں سے کچھ حصہ علمائے راسخین کو دیا جاتا ہے جنہیں دوسرے لفظوں میں علمائے ربانی کہنا چاہیئے۔ یا مجددین و محدثین و اولیائے امت پس آپ کے نزدیک اس علم کے ساتھ امت کے بعض افراد مخصوص ہیں۔ اور چونکہ مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے اس علم کو اسرار قرار دیکر اُسے خدا کی عطا قرار دیا ہے۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ یہ علم کسبی نہیں۔ بلکہ موہبت الٰہی ہے کیونکہ عطاء کا لفظ فضل اور موہبت پر دال ہے۔ اور چونکہ یہ علم کسبی نہیں۔ بلکہ موہبت ہے۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کی مراد یہ ہے۔ کہ یہ علم علمائے راسخین کو بطور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ دیا جاتا ہے۔ نیز چونکہ علمائے راسخین یعنی مجددین و محدثین کا وجود تا قیامت رہنے والا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ یہ اللہ تعالےٰ کی عادت میں داخل ہے۔ کہ وہ ان بزرگوں کو تا قیامت اس علم سے مخصوص رکھے گا۔

”علمائے راسخین را نیز از علم ایں تاویل نصیبے عطا مے فرمائد“ کے جملہ میں عطا مے فرمائد گو فعل حال ہے۔ مگر مجدد صاحب موصوف نے اس فعل کو استمرار تجددی کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔ جس سے غیر مبایعین کو بھی انکار نہیں ہوگا ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کی مراد اس سے یہ ہے۔ کہ گویا وہ فرماتے ہیں۔ میرے ہی زمانہ میں خدا علمائے راسخین کو یہ علم بخشتا ہے۔ نہ پہلے کسی کو اس علم سے حصہ عطا فرمایا ہے۔ اور نہ آئندہ کسی کو اس علم سے حصہ عطا فرمائے گا۔

اب ظاہر ہے۔ کہ عطا مے فرمائد کے الفاظ کو اس مفہوم میں استعمال کرنا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسی صاحب علم عارف رموز ربّانی اور واقف اسرار قرآنی ہستی سے بعید ہے۔ لہٰذا صاف معلوم ہوا۔ کہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مراد عطا مے فرمائد سے اس جگہ یہ ہے کہ آئندہ بھی تا قیامت خدا تعالےٰ علمائے راسخین کو اپنے مکالمہ مخاطبہ کے ذریعہ اس علم سے مخصوص رکھے گا۔ گویا عطا مے فرمائد عادت اللہ کا ذکر ہے۔

اب امر اول کی مذکورہ بالا تشریح پڑھکر ہر شخص کے لئے یہ سمجھ لینا آسان ہے۔ کہ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ اپنی تحریر کے پہلے حصہ میں بالکل وہی مضمون بیان فرما رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ حوالہ کے امر اول میں بیان کیا گیا ہے یعنی:۔

”اس امت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے“

امر دوم

امر دوم میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نبی یا رسول کی تعریف ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نبی کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

”چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص است بہ او سبحانہ خلص رسل را اطلاع مے بخشند“

یعنی اس علم غیب پر جو اللہ تعالےٰ کی ذات سے مخصوص ہے۔ خداوند تعالیٰ صرف اپنے برگزیدہ رسولوں کو اطلاع دیتا ہے۔

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا یہ فقرہ درحقیقت قرآن مجید کی ذیل میں بیان کردہ دو آیتوں کی طرف مشیر ہے۔ اور اس فقرہ کا مضمون انہی دو آیتوں سے ماخوذ ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

۱۔ ماکان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب ولکن یجتبی من رسلہ من یشاءُ۔

کہ خدا تعالےٰ تمہیں الغیب پر (یعنی اس غیب پر جو اللہ تعالےٰ کی ذات سے خاص ہے) اطلاع نہیں دیتا۔ لیکن وہ اس اطلاع کے لئے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چنتا ہے۔

۲۔ فلا یظہر علی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضی من رسول۔

اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ و صفحہ ۳۹۱ میں یوں فرماتے ہیں۔ کہ

”خدا اپنے غیب پر (یعنی اس غیب پر جو اس کی ذات سے خاص ہے۔ ناقل) کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو“

پھر اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کے حاشیہ میں اس دوسری آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

”مصفّےٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے“

پس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مذکورہ بالا فقرہ کا مضمون انہی دو آیات سے ماخوذ ہے۔ اور چونکہ نبی یا رسول کے لئے آیت مندرجہ بالا میں کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا شرط ہے۔ لہٰذا صاف کھل گیا کہ مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کی مراد ”بر علم غیب کہ مخصوص بادست سبحانہ الخ“ میں رسولوں کو علم غیب پر اطلاع دینے سے مراد کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دینا ہے۔ نہ یہ کہ خدا تعالےٰ ان رسولوں کو تمام علم غیب پر اطلاع دیدیتا ہے۔ اور اس طرح علی الاطلاق انہیں عالم الغیب بنا دیتا ہے اور نہ ان کی مراد اس سے یہ ہو سکتی ہے۔ کہ خدا رسولوں کو صرف ایک دو غیب کی باتوں پر اطلاع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ امر نہ صرف یہ کہ نصِ قرآنی کے خلاف ہے۔ جس میں رسول کے لئے کثرت سے غیب پر اطلاع پانا شرط قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ امر خلاف عقل بھی ہے

کیونکہ جس طرح چند پیسوں سے کوئی مالدار اور دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح ایک دو غیب کی خبروں سے کوئی نبی بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ غیب کی چند باتوں پر تو معمولی لوگوں کو بھی اطلاع دے دی جاتی ہے۔ اور خود مجدد صاحب موصوف علیہ الرحمۃ اپنی تحریر کے امر اول میں تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ متشابہات قرآنی کا علم اللہ تعالےٰ علمائے راسخین کو بھی عطا فرماتا ہے۔ اور پھر اس علم کو اسرار قرار دے کر واضح کر چکے ہیں۔ کہ یہ علم بھی امور غیبیہ کا علم ہے۔ پس لامحالہ سیاق کلام سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے بعد انبیاء کے علم غیب پر اطلاع پانے سے مراد ان کی علمائے راسخین کی نسبت کثرت سے غیب پر اطلاع پانا ہے۔ نہ کہ اتنے غیب پر ہی جتنے پر علمائے راسخین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ پھر "علم غیب کہ مخصوص بہ ذات سبحانہ" الخ کے فقرہ میں علم غیب کو جو رسولوں کو دیا جاتا ہے آپ نے متشابہات کے علم سے مقید نہیں کیا۔ بلکہ صرف غیب کا لفظ بلاقید رکھ کر یہ بتا دیا ہے۔ کہ انبیاء کو دوسری اقسام کے غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ نہ کہ محض متشابہات کے علم سے ہی ؛

مندرجہ بالا تشریح سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مجدد صاحب کی مراد "بر علم غیب کہ مخصوص بہ ذات سبحانہ خلص رسل را اطلاع مے بخشد" سے صرف یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے خالص غیب پر کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا مگر اپنے برگزیدہ رسولوں کو۔ لیکن اگر مجدد صاحب موصوف کے اس فقرہ کو سیاق کلام سے علیحدہ کر لیا جائے۔ اور اس طرح کثرت کے مفہوم کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو ان کا یہ کلام غیر معقول ہو جاتا ہے۔ بلکہ صریح طور پر نص قرآنی فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کے خلاف ٹھہرتا ہے۔ جس میں اظہار کا صلہ علیٰ لا کر خدا تعالےٰ نے نبی کے لئے غیب پر غلبہ دیا جانے۔ یعنی کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانے کو شرط ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ تفسیر سے ظاہر ہے ؛

مضمون کا خلاصہ

خلاصہ کلام یہ ہوا۔ کہ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ نے اس فقرہ میں رسولوں کے لئے غیب پر اطلاع پانا بموجب نص قرآنی شرط ٹھہرایا ہے۔ اور اس فقرہ میں گویا نبی یا رسول کی یہ تعریف کی ہے کہ جس شخص کو کثرت سے علم غیب پر اطلاع دی جائے وہ رسول یا نبی کہلاتا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر زیر بحث کا امر دوم ملاحظہ ہو۔ اس میں آپ نے بھی مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی طرف نبوت کی یہی تعریف منسوب کی ہے۔ جو مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے بیان فرمائی ہے۔ کہ جو شخص بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

غیر مبایعین کا باطل خیال

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محولہ بالا تحریر اپنے مضمون کے لحاظ سے بالکل مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تحریر کے مطابق ہے۔ اور یہ خیال غیر مبایعین کا سراسر باطل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مراد اس جگہ نبی سے محدث ہے۔ کیونکہ اس عبارت سے آگے صفحہ ۳۹۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تیرہ سو سال میں نبی کا نام پانے کے لئے اس امت میں ایک ہی فرد مخصوص ہیں۔ اور آپ سے پہلے کوئی بھی کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت امور غیبیہ کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے اس نام کا مستحق نہیں۔ تو صاف کھل گیا۔ کہ آپ کی مراد اس نبوت سے جو دوسرے حوالجات کی بناء پر ظلی نبوت ہے۔ محض محدثیت نہیں بلکہ نبوت ہے۔ ورنہ اگر ہر ایک محدث اسی طرح کا ظلی نبی ہوتا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ کیوں فرماتے۔ کہ "نبی کا نام پانے کے لئے اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں"۔ پس حق یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلی نبوت کا جو مقام علی وجہ الکمال حاصل کیا۔ یہ مقام کسی فرد امت نے آج تک بجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حاصل نہیں کیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبی محدث کے معنوں میں قرار دینا اس واضح تحریر کی موجودگی میں غیر مبایع نامہ نگار کی سراسر ہٹ دھرمی اور تشدد و تعصب پر دال ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے جس مکتوب کی بناء پر یہ عبارت لکھی ہے کہ

اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

وہ مکتوب جلد اول کا مکتوب نمبر ۳۱۰ ہے نہ کہ جلد دوم کا مکتوب نمبر ۵۱

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائل پور

ایک پیر کا مناظرہ سے فرار

موضع ستیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک پیر صاحب سید نور پیر ہیں۔ جب وہ تمہارے روزگار سے تنگ آ جاتے ہیں۔ تو مریدوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور ایک ایک گاؤں میں مہینوں ڈیرہ جمائے رکھتے ہیں۔ پچھلے دنوں مجھے ان سے موضع ملا میں ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا۔ جبکہ میں حسب خواہش احمدی اصحاب تقریر کر رہا تھا پیر جی نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ یہ کون ہے؟ اسے کہو میرے ساتھ علمی رُو سے تصفیہ کرے۔ پیر جی کے کہنے کے مطابق میں حاضر ہو گیا۔ لیکن معلوم ہوا۔ کہ پیر جی علم دین سے بالکل جاہل ہیں۔ صرف غریب مریدوں کو لوٹنا جانتے ہیں۔ چنانچہ میرے چیلنج مناظرہ منظور کرنے پر وہ فوراً راہ فرار اختیار کر گئے۔ خدا ایسے جاہل پیروں سے عوام کو محفوظ رکھے ؛ خاکسار عنایت اللہ مبلغ تحریک جدید

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا اجلاس

مورخہ ۲۸ اگست لجنہ اماء اللہ کی فوری میٹنگ بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ استانی نے لجنہ اماء اللہ کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ فی زمانہ لجنہ اماء اللہ کے قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے بعد ازاں احمدی مستورات کو نصیحت کی۔ کہ وہ مستعدی اور صبر و استقلال سے لجنہ کے ہر کام میں دلچسپی لیں۔ بعد ازاں عہدہ داران لجنہ اماء اللہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں باتفاق آراء محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ بابو عبدالرؤف صاحب پریذیڈنٹ اور خاکسار سیکرٹری مقرر ہوئی۔ دعا کے بعد میٹنگ کی کارروائی ختم ہوئی ؛

خاکسار۔ زبیدہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

لائلپور

شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں :-

چند دن ہوئے آریہ سماج لائل پور نے اپنے ایک پنڈت کو بلایا۔ جس نے مندر میں اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ جماعت احمدیہ لائل پور اس بات کا علم ہوتے ہی بمعیت قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ و مولوی نعمت اللہ صاحب وہاں پہنچ گئی۔ پنڈت کے لیکچر کے بعد جماعت احمدیہ نے اُن کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے وقت کا مطالبہ کیا۔ بہت حیل و حجت کے بعد پنڈت صاحب نے صرف پانچ منٹ دیئے۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے تمام اعتراضات کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ اور ویدوں اور ہندی تعلیم سے ایسے حوالجات پیش کئے کہ جن کا پنڈت صاحب کوئی جواب نہ دے سکے۔ دوسرے دن پھر آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ حسب معمول پنڈت صاحب نے اسلام کی مقدس اور پاک تعلیم پر اعتراضات کئے اختتام تقریر پر پھر ان سے وقت کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر پنڈت صاحب نے جواب دیا کہ ہم آپ کو وقت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ہماری سماج نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم آپ کو وقت نہیں دینگے۔ اس طرح کھلے بندوں اُنھوں نے اپنی شکست کا اعتراف کیا۔ چنانچہ اس کے بعد اسی وقت ان کی لیکچر گاہ سے کچھ فاصلہ پر کھڑے ہو کر جلسہ کیا گیا جس میں اُن کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا۔ اور آریہ سماج کے اس ہوائی قلعہ کو جو اُنھوں نے مندر میں بیٹھ کر تیار کیا تھا پاش پاش کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں پہلے دن گول باغ میں جماعت احمدیہ نے ایک پبلک جلسہ کیا۔ جس میں تمام بیہودہ اور لچر اعتراضات کا جو کہ پنڈت صاحب نے اسلام پر کئے تھے دندان شکن جواب دیا گیا۔

قاضی صاحب کی تقریر کے دوران میں ایک آریہ ڈاکٹر نے جو کہ یہاں کے ایک اخبار کے ایڈیٹر بھی ہیں برسرعام قاضی صاحب کے سامنے منت و سماجت کی۔ کہ خدا کے لئے وید کو ہم کی اس تعلیم کو الم نشرح نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے منافرت پھیلتی ہے

ہرنس پورہ

بدرالدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ سرہند لکھتے ہیں :-

چودھری فضل الرحمن صاحب نے ۱۳ اگست کو مسجد میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح پر تقریر کی۔ جس میں بہت سے غیر احمدی سامعین آئے اور نہایت عمدہ اثر لیکر گئے۔

خان پورہ

۱۴ اگست کو چودھری فضل الرحمن صاحب قمر خانپور گئے۔ وہاں احمدیہ مسجد میں جماعت کو تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ رات کو "اسوۂ حسنہ" پر اڑھائی گھنٹہ پبلک تقریر کی۔ دوران تقریر میں بعض شریروں نے تقریر بند کرنے کی سعی کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اس تقریر کا تمام سامعین پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔

۱۵ اگست کو مختلف غیر احمدیوں کے مکانوں پر جاکر تبادلہ خیالات کیا۔ رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ چونکہ یہ تقریر مکان کی چھت پر کی گئی تھی اسلئے گاؤں کے تمام محلوں میں آواز پہنچتی رہی۔ اور سخت مخالفین کے گھروں میں بھی پیغام حق پہنچا۔

۱۶ اگست کو صبح سات بجے بہت سے غیر احمدی چوہدری صاحب کے قیام گاہ پر آکر معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے لگے آپ نے ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے اس مسئلہ میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کی تین گھنٹے تک توضیح کی جس کو سن کر تمام معترضین کی زبان بند ہو گئی۔ اور وہی لوگ جو معترض بن کر آئے تھے جزاک اللہ اور مرحبا کہتے ہوئے واپس ہوئے بعد دوپہر پھر بہت سے غیر احمدی آگئے اور ایک شخص محمد بخش کو وفات مسیح کو تبادلہ خیالات کے لئے پیش کیا۔ تین گھنٹہ تک نہایت کامیاب گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالےٰ نے تبلیغ حق کا نہایت عمدہ موقعہ دیا اور ہر غیر احمدی کی زبان پر یہ تھا کہ ہمنے آجتک یہ باتیں نہیں سنیں۔ اگر ہم کو پہلے علم ہوتا تو ہم ہرگز اعتراض نہ کرتے۔

سرہند

۱۶ اگست شام کے وقت چودھری فضل الرحمن صاحب قمر سرہند پہنچے۔ شہر میں منادی کی گئی اور ۹ سے ۱۱ بجے تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ شیخ ظہور احمد صاحب نے کچھ سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔

نوزنگ

ماسٹر عبدالعزیز صاحب گلیانوی حال نوزنگ ضلع گجرات لکھتے ہیں :-

مولوی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل ۱۵ اگست کو موضع نوزنگ میں آئے اور آپنے جماعت احمدیہ نوزنگ کی اصلاح اور ترقی کے علاوہ چندہ کی باقاعدگی و مسئلہ وراثت کی تشریح و رشتہ ناطہ وغیرہ کے متعلق ہدایات دیں۔ اور ایک پبلک لیکچر دیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی ذمہ واریاں بیان کیں۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ تقریر کا اثر غیر احمدیوں پر بھی اچھا ہوا۔ مردوں اور عورتوں میں خدا کے فضل سے بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو سرانجام دینے میں منہمک ہیں۔

۱۶ اگست کو موضع آڑہ میں مولوی صاحب کا لیکچر "اسلام اور دیگر مذاہب کا مقابلہ" پر ہوا جس میں سامعین کی تعداد تین صد کے قریب تھی۔ ہندو دوست بھی شامل تھے۔ دوران تقریر میں مولوی صاحب نے پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بالوضاحت بیان کی۔ ہندو مسلم پبلک نے لیکچر کو بہت پسند کیا۔ ایک ہندو نے بولنے کی کوشش کی۔ مگر سنجیدہ مزاج ہندوؤں نے اسے روک دیا۔

۱۷ اگست کو مولوی صاحب۔ میاں محمد عبداللہ صاحب آڑہ۔ سید عبدالحکیم شاہ صاحب اور خاکسار موضع گھیر گئے۔ رات کیوقت مولوی صاحب کی تقریر "پانچ ارکان اسلام کی فلاسفی" پر ہوئی جو بہت پسند کی گئی۔ صبح کو چند غیر احمدی دوستوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

۱۸ اگست موضع تہال میں تربیت و اصلاح جماعت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور جماعت کو قیمتی مشورے دیئے۔ مسئلہ وراثت رشتہ ناطہ اور چندوں کی باقاعدگی وغیرہ کی طرف توجہ دلائی۔

۱۹ اگست موضع بھنبلہ میں مولوی صاحب کی آمد پر جماعت نے جلسہ کا انتظام کیا جس میں مولوی صاحب نے وفات مسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ ایک سکول ماسٹر نے چند سوالات کئے جن کے جوابات مولوی صاحب نے مدلل طریق پر دیئے۔ وہاں سے مولوی صاحب سرائے عالمگیر گئے۔ مگر کھاریاں سے امیر جماعت احمدیہ کا فوری پیغام پہنچا کہ کھاریاں میں چند احراری احمدیت کے خلاف زہر اگل رہے اور مناظرہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اسلئے آپ یہاں پہنچیں اسپر مولوی صاحب کو کھاریاں آنا پڑا۔ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے تحریری مناظرہ کی شرط پیش کی گئی تو احرار نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا آخر تقریری مناظرہ کے لئے کہا گیا۔ اس کے لئے بظاہر تو وہ تیار ہوئے۔ لیکن اقوال بزرگان ہماری طرف سے پیش کرنے کو عذر بنا کر راہ فرار اختیار کی۔ رات کو مولوی صاحب نے لال حسین کے پیش کردہ اعتراضات کے جواب دیئے۔ گاؤں کے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

۲۴ اور ۲۵ کی درمیانی شب موضع لصیرا میں جہاں صرف تین احمدی ہیں ان کی خواہش کے مطابق مولوی صاحب نے ضرورت امام الزمان۔ نشانات مہدی نیز کارہائے نمایاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۲½ گھنٹے تقریر کی۔ غیر احمدی دوستوں پر اچھا اثر ہوا۔

جبنہ

مرزا رحیم بیگ صاحب سکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ ملک محمد عبداللہ صاحب نے یہاں کے چیف سکرٹری لالہ مادھو رام سے ملاقات کی "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی ایک کاپی ان کو دی گئی اور ۲۰ منٹ تک احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ملک صاحب نے اپنی گفتگو میں جماعت احمدیہ کی جبنہ میں مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ یہاں کے چیف جوڈیشل افسر لالہ رلیارام صاحب سے بھی ملاقات کی گئی اور قریباً نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوئی اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک نسخہ ان کو بھی دیا گیا۔ ایک شخص سے اجرائے نبوت پر قریباً ۲ گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ چار پانچ اور آدمی بھی اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ قرآن مجید اور حدیث سے اس بات کو ثابت کیا گیا کہ رسول کریم کے بعد غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ علاوہ ازیں گیارہ بارہ اشخاص کو

اعراب فلسطین کے خلاف حکومت برطانیہ کی متشددانہ حکمت عملی

حکومت برطانیہ کی یہود نواز حکمت عملی کے باعث جب یہود نے سیم وزر کے برتے پر اعراب فلسطین کے اموال و املاک سے انہیں بے دخل کرنا شروع کردیا۔ اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتے ہوئے ان کے لئے عرصۂ حیات تنگ کرنے کے درپے ہوئے تو غیور اعراب کی رگِ حمیت جوش میں آئی۔ انہوں نے حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن حکومت برطانیہ عالم سیاسی کے بے پناہ شور میں ان بے بسوں کی زار و نحیف صدا پر جو قطع مسافت کے باعث اور بھی دھیمی پڑ چکی تھی۔ کان دھرتی تو کیسے۔ اس نے اپنی یہود نواز حکمت عملی میں تغیر و تبدل کرنا ضروری نہ سمجھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سو کے سال کے اس عرصہ میں یہود نے اعراب پر وہ مظالم توڑے کہ الامان۔ وہ اعراب جو کبھی اراضی و املاک فلسطین کے واحد قابض تھے۔ آج یہود کے جور و ستم کی وجہ سے غربت و افلاس میں غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس اثنا میں انہوں نے کئی بار باضابطہ حکومت برطانیہ کو اس کی موجودہ حکمت عملی کی خامیوں اور اس کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی لیکن بے سود۔ وہ بدستور محو خواب رہی۔ کیونکہ بیداری متمول یہود سے تصادم کے مترادف تھی۔

اعراب کے قلوب میں حکومت کے خلاف جذبات نفرت بڑھتے چلے گئے۔ بالآخر اسے وہ دن دیکھنا پڑا۔ جب کہ انہوں نے یہود کے مظالم کا تشدد سے مقابلہ شروع کردیا۔ انہوں نے حکومت سے متحدہ طور پر پرزور مطالبہ کیا۔ کہ وہ اپنی یہود نواز پالیسی بدل دے۔ ورنہ نتائج کی وہ خود ذمہ وار ہوگی۔ متواتر و پیہم ہڑتالوں کے باعث انہیں کاروبار بند کردینا پڑا۔ بازار مہینوں مقفل رہے۔ حتیٰ کہ متمول یہود بھی مظاہرے کرنے اور حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ وہ ان کے بھوکے بچوں کو روٹی دلوائے نت نئے فسادات کی خبریں حکومت کے کانوں تک پہنچیں۔ تو وہ خواب غفلت سے چونکی۔ اس نے مظلوم اعراب کی اشک شوئی کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جو ان کی شکایات کی تحقیق و تفتیش کرے لیکن اعراب کے غیظ و غضب کو فرو کرنے کے لئے یہ طفل تسلی یکسر ناکافی ثابت ہوئی۔ انہوں نے حکومت کی اس پیشکش کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ کاش فہم اور تدبر کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت اس وقت کمیشن کا تقرر عمل میں لاتی جبکہ ابھی یہود کے مظالم اس شد و مد سے وقوع پذیر نہ ہوئے تھے۔

حکومت برطانیہ۔ ہاں وہی حکومت برطانیہ جو چند ہی روز قبل تمام مواثیق و عہود کے باوجود محض اس لئے کہ قوی و توانا مسولینی سے مقابلہ کارے دارد کمزور و ناتواں حبشہ کی امداد سے یکسر قاصر رہی۔ اور مسولینی کی پیہم ضربات کاری اسے ناگوار خاطر نہ گزریں۔ آج ناتواں اعراب فلسطین کی ہلکی سی ضرب کی تاب مقاومت نہ لاسکی۔ اور لاؤ لشکر کے ساتھ میدان کارزار میں آدھمکی۔ دس ہزار کے قریب برطانوی سپاہ فلسطین میں مقیم ہے جو اس صورت حالات کو بدلنے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ اس لئے سات ہزار کی مزید کمک بھیجی گئی ہے۔

اگر حکومت برطانیہ ظالموں کی حامی بننے کی بجائے مظلومین کی دادرسی اور حمایت کے لئے آلات حرب و ضرب استعمال میں لائے۔ تو وہ یقیناً اپنے وقار کے ازدیاد کا باعث بن سکتی ہے۔ وہ اگر تدبر و دانش سے کام لے تو صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے اب بھی حالات پر قابو پا سکتی ہے۔

برطانیہ اس لمحہ جس نازک صورت حالات سے گزر رہی ہے۔ شاید اس سے قبل اسے کبھی درپیش نہیں آئی۔ اور اسی وجہ سے اس کے احباء کی تعداد میں روز بروز کمی واقع ہو رہی ہے۔ آج مسلمانان عالم مظلومین فلسطین کے ساتھ ہیں۔ اگر اس وقت وہ عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہوئے ان کی طرف دست مودت بڑھائے اور یہود کے فلسطین سے اخراج کے متحدہ مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے متشددانہ حکمت عملی سے دست بردار ہو جائے۔ تو یقیناً اس کے احباء کی تعداد میں قابل قدر اضافہ ہو جائے گا۔

خاکسار۔ محبوب عالم خالدبی۔ اے دارزم

بنگال کا ایک عرس

موضع کہرام پور بنگال میں ایک مزار ہے جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔ ہزاروں آدمی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس عرس میں جو خرافات اور بیہودہ رسومات میرے دیکھنے میں آئی ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر احباب کی واقفیت کے لئے کیا جاتا ہے (۱) رنڈیوں کا ناچ (۲) انگریزی باجہ (۳) بوڑھے بوڑھے مردوں اور عورتوں کا سارنگی اور ڈھولک کی تان پر ساری ساری رات اور دن ناچتے رہنا (۴) جہلا کا قبر پر سجدے کرنا (۵) آتشبازی (۶) کشتیوں کو دوڑانا (۷) چند غنڈوں کا مل کر پکا ہوا کھانا زبردستی اٹھائے جانا۔ (۸) ہاتھا پائی کرکے پکے ہوئے چاولوں کا پاؤں کے نیچے گرا دینا۔ پھر عین مزار کے اوپر نذر نیاز کے فنڈ سے چوری کرنا۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی باوجود سخت احتیاط کے ۲۸۰ روپے نقد کسی نے چرا لئے۔ اور پھر فیصلہ اس طرح ہوا کہ سب حاضرین نے باری باری قرآن کریم سر پر اٹھا کر قسمیں کھائیں۔ کہ ہم نے نہیں لئے۔ مگر یہ نہ پتہ لگا۔ کہ کس نے چرائے۔ یہ ہے ان کا عرس۔ اور یہ ہیں بنگال کے مسلمان میں نے بہت تلاش کیا۔ مگر کسی واعظ صاحب کو نہ پایا۔ جو اس شرک سے منع کرتے مسجد میں صرف ۲۰ - ۳۰ نمازی ہوتے تھے۔

اے انصاف پسند مسلمان بھائیو! خدارا انصاف کرو۔ کہ کیا ابھی اسلام کے غریب ہونے میں آپ کو کچھ شک ہے۔ اور کیا اب بھی دین کی تجدید کے لئے کسی مامور من اللہ کی بعثت کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کے دل پکار اٹھیں کہ واقعی ایسے نازک حالات میں ایک مامور من اللہ کے مبعوث ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ جو مسلمانوں کی اصلاح کرے۔ تو کیوں آپ لوگ احمدیت کے حصار میں داخل ہوکر اپنے دین و ایمان کو شرک کے اس طوفان سے محفوظ نہیں کر لیتے۔

خاکسار:۔ محمد حنیف قمر از بنگال

ریاست جموں و کشمیر کی ساتویں سالانہ نمائش

کشمیر کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے۔ گرمیوں میں پنجاب اور ہندوستان کے دیگر صوبوں سے لوگ سیاحت و تفریح کے لئے آتے ہیں۔ اور کشمیر کے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پانی با فراط ہے اور جگہ بجگہ صاف اور تازہ پانی کے چشمے بہتے ہیں۔ وادی کشمیر پھلدار درختوں سے بھر پور ہے اور جس طرف نظر دوڑاؤ سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہے اور پنجابی سیاحوں کے لئے کشمیر میں قیام کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے کیونکہ پنجابی لوگ اسقدر جاڑے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لوگ عام طور پر زراعت پیشہ ہیں۔ لیکن سردیوں میں اسقدر سردی ہوتی ہے کہ تمام باشندوں کو ایک حد تک اپنے گھروں کے اندر ہی جاڑا کاٹنا پڑتا ہے اور موسم کی شدت کی وجہ سے عام طور پر ایسی صنعت میں مصروف رہتے ہیں جس میں باہر جانے کی ضرورت نہ ہو۔ اور گذارہ کی صورت بھی بنی رہے۔ چونکہ کشمیر میں لکڑی عام ہوتی ہے۔ اسلئے کشمیری لوگ جاڑے میں لکڑی پر بیل بوٹے کا کام کرتے رہتے ہیں اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بنا کر کاریگری کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں۔ اسیطرح کشمیر میں (سلک) ریشم عام ہوتا ہے۔ جو ریشم کے کیڑوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور جاڑے کے موسم میں کشمیری لوگ ریشم کے صاف اور ملائم کپڑے پر کشیدہ کاڑھتے ہیں اور مختلف انواع کے بیل بوٹے بناتے ہیں۔ گرمی میں یہی لکڑی اور ریشم کی چیزوں کو فروخت کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ عام طور پر سیاح لوگ ان چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور ان کو بکثرت خریدتے ہیں۔ گویا بیرونی لوگوں کی آمد ان لوگوں کے لئے ایک نعمت ہوتی ہے سیاحوں اور تاجروں میں تجارت کو فروغ دینے اور تجارت میں سہولتیں پیدا کرنے کی غرض سے ریاست جموں و کشمیر میں صنعتی اور زراعتی نمائش لگتی ہے۔ جو مقامی اور بیرونی لوگوں کے لئے کشش اور دلچسپی کا باعث ہوتی ہے۔

نمائش گاہ ایک وسیع میدان میں بنائی گئی ہے اسکے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ میں بالعموم تاجروں کی دوکانیں ہیں۔ اور دوسرا حصہ سرکاری محکمہ جات سے متعلقہ اشیاء زراعت۔ ریشم خانہ۔ اور جنگلات وغیرہ کے لئے مخصوص ہے۔ دونوں حصوں کے درمیان ایک وسیع میدان ہے جس میں لوگوں کی دلچسپی کے سامان از قسم سنیما۔ تھیٹر۔ بینڈ وغیرہ ہیں۔ جو سیاحوں کے لئے مزید کشش کا باعث ہیں نمائش گاہ کے میدان میں پھول اور گھاس کے پلاٹ نہایت خوشنما منظر پیش کرتے ہیں۔ اور محض ایک سیرگاہ اور تفریح گاہ کی حیثیت سے بھی نمائش گاہ ایک اہم حیثیت رکھتی ہے خصوصاً جب رات کو بجلی کے قمقمے پودوں اور عمارتوں پر روشن ہوتے ہیں تو نمائش گاہ کی زیبائش کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

نمائش کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے سکرٹری "ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب آف انڈسٹریز" ہیں۔ تاجروں کے لئے سٹال بنے ہوئے ہیں جنمیں وہ اپنی چیزوں کی نمائش کرتے ہیں۔ تاجر لوگ ان سٹالوں کو سجا کر نہایت خوبصورت بنا لیتے ہیں۔ اور انھیں فی سٹال پندرہ روپیہ کے حساب سے کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ دکانداروں کے نزدیک سٹالوں کا کرایہ ان کی وسعت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ اگرچہ اس قسم سے گورنمنٹ کو مختلف قسم کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی خواہش ہے کہ گورنمنٹ اس رقم کو کم کر کے صرف اسقدر کرایہ وصول کرے جو یہ لوگ بآسانی ادا کر سکتے ہوں اس سے ان لوگوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور قیمت پر کرایہ کا اثر کم پڑنے کی وجہ سے تجارت کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔ ابتداء میں کرایہ پانچ روپے تھا۔ لیکن اب پندرہ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ گورنمنٹ کشمیر کو چاہیئے کہ اس نمائش کو آمدنی کا ذریعہ نہ بنائے۔ بلکہ اپنی طرف سے خرچ کر کے تاجروں کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے تاکہ رعایا خوشحال ہو۔ اس ضمن میں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ نمائش میں "جوا" کھلانا پسندیدہ نہیں۔ گورنمنٹ جوا کا ٹھیکہ دے دیتی ہے۔ اور لوگ مختلف قسم کے جوئے کی کھیلیں ایجاد کرتے ہیں جس میں سیاح اور مقامی لوگ شرکت اختیار کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے نزدیک تو یہ آمد کا ذریعہ ہے لیکن اس سے بعض ایسی عادات پیدا ہو کر مستحکم ہو جاتی ہیں جن کا انسداد کرنا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اور جبکہ جوا کھیلنا یا کھلانا نہ کسی حکومت اور نہ ہی مذہب میں ضروری ہے۔ تو کیا ہی اچھا ہو اگر گورنمنٹ کشمیر جوا کھیلنے اور کھلانے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے اس شق کو نمائش گاہ کی دیگر تفریح کی شقوں سے اڑا دے۔

سیاح لوگ ریشم اور لکڑی کی تیار شدہ اشیاء اپنے ذوق کے مطابق خریدتے ہیں۔ لیکن ان چیزوں کی قیمت مقرر نہیں۔ اگرچہ دکانوں کے ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے خریدار قیمتوں کا موازنہ کر سکتا ہے لیکن کشمیری دکانداروں میں ایک نقص ہے۔ جو تجارتی لحاظ سے معیوب ہے اور وہ یہ کہ وہ جو قیمت طلب کرتے ہیں اس سے کئی حصے کم قیمت پر فروخت کرنے پر رضامند ہو جاتے ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے ملک کے تاجروں کو یہ ٹریننگ دینے کی ضرورت ہے کہ ایک ہی قیمت مقرر کریں اور وہی وصول کریں۔ لیکن ان کا گراں قیمت وصول کر لینا شاید اس خیال سے بھی ہوتا ہے کہ اگر نمائش میں یہ اشیاء فروخت نہ ہوئیں تو بعد میں یونہی پڑی رہینگی۔ بہر حال محکمہ متعلقہ کو چاہیئے کہ اس امر کا لحاظ رکھے۔ کہ خریدار اور فروخت کنندہ میں کاروباری تعلقات مستحسن ہیں۔

سیاحوں میں اشیاء فروخت کرنے کے علاوہ دکانداروں کے لئے نمائش گاہ میں آکر اپنی صنعت و حرفت کے نمونہ جات دکھانے کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ مہاراجہ بہادر کے حضور ان اشیاء کو پیش کر کے انعام و اکرام حاصل کر سکیں۔ دراصل یہی ایک چیز ہے جو ان کو نمائش میں شامل ہونے کا محرک ہوتی ہے۔ لیکن اسکے نمائش کے افتتاح کے موقع پر جبکہ مہاراجہ بہادر تشریف لائے ہیں خلاف معمول موسم اسقدر گرم تھا کہ گرمی کی شدت کیوجہ سے مہاراجہ بہادر دکانوں پر ٹھہر نہ سکے منتظمین کو چاہیئے کہ دکانداروں کی حوصلہ افزائی کرنے کی نیت سے ان کی خدمت میں درخواست کریں کہ وہ ایک بار پھر تشریف لا کر انھیں شکریہ کا موقع دیں۔ اور اسکے بجائے دوپہر کا وقت مقرر کرنے کے شام کا وقت مقرر کیا جائے تاکہ گرمی کی شدت دکانداروں کی حوصلہ افزائی کے راستے میں روکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ آجکل تجارت اسقدر گر چکی ہے کہ جب تک متمول لوگ فیاضی اور دریا دلی سے کام نہ لیں۔ کاریگر اور تاجر لوگ ضروریات زندگی کے لئے روپیہ نہیں کما نہیں سکتے۔ ویسے بھی اپنے ملک میں کاروبار اور صنعت و حرفت کو ترقی دینا حکومت کے ذمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی میں اس کی اپنی خوشحالی اور برتری ہے وہ اشیاء جنھیں نمائش میں مہاراجہ بہادر اور انکے وزراء نے پسند کیا۔ ہیڈ صاحب کے تیار کردہ قالین اور مستری فیض احمد (احمدی) انیڈ سنز کے پیتل و تانبہ کے برتن تھے۔ (ایم۔ آئی۔ ایس)

بوڑھوں کی اکسیر — **امرت بوٹی** — جوانوں کی مددگار

۲۰ جنگلی جڑی بوٹیوں کا جوہر ہے جس کو سالہا سال کی متواتر محنت اور زبردست کوشش سے حاصل کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی مردانہ کمزوری کا ایک واحد علاج۔ اس کے استعمال سے ہاضمہ کی قوت اور معدہ کو اس قدر تقویت ہوتی ہے۔ کہ انسان سیروں دودھ اور کافی مقدار میں مکھن ہضم کرنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ کمزوروں کو جوان جوانوں کو پہلوان بنانا اسی کا کام ہے۔ مردانہ طاقت کو گاڑھا کر دینا اسی بوٹی کا کام ہے۔ خوراک ۲۱ روزہ عہ

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق (جالندھر چھاؤنی پنجاب)

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینہ باقی ہیں۔ اور تم نے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچے کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شائد دو روپیہ ۸ آنہ ہے۔ جو کہ فوائد کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

تعارف

ہومیو پیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے کشتہ جات اور انجکشن کے بداثرات۔ اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے انشاء اللہ آپ بھی تعریف کریں گے۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید یا فروخت کرنا نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ وغیرہ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ منیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا منصور احمد منیجر کمپنی ہذا

محافظِ جنین

حبّ اطہرا رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھپاکی۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اطہرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اطہرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

دہلی ۱۳ ستمبر۔ برطانوی اور امریکن مہم نے ہمالیہ کی مشہور چوٹی نندا دیوی کو سر کر لیا ہے۔ یہ چوٹی ۲۵ ہزار ۶۶۰ فٹ بلند ہے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے اس کامیابی پر مہم کے ارکان کے نام مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے۔

لاہور ۱۳ ستمبر۔ اخبار "انقلاب" کو ایک برقیہ موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ریاست مالیر کوٹلہ میں پولیس کے تشدد آمیز رویہ سے پندرہ ہزار مسلمان ریاست سے نکل گئے ہیں۔

بمبئی ۱۳ ستمبر پنجاب رجمنٹ کی بٹالین جو برطانی اسلحہ خانہ مقیم ادیس ابابا کی حفاظت کر رہی تھی ہندوستان واپس آگئی ہے

سکھر ۱۳ ستمبر۔ پولیس کنسٹبلوں کی چودہ اسامیوں کو پر کرنے کے لئے ۱۲ سو اُمیدوار سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر میں آموجود ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ نے ۸ مسلمان اور ۶ ہندو منتخب کئے۔

شملہ ۱۳ ستمبر۔ ایک اخباری نمائندہ کا بیان ہے کہ ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو اس تجویز کے حق میں ہیں کہ نئے آئین کے افتتاح کے لئے شاہی خاندان کا کوئی رکن ہندوستان آئے۔ اسلئے اغلب ہے کہ ملک معظم کے بھائی ڈیوک آف کنیٹ اس موقع پر ہندوستان آئیں۔ ۱۹۳۸ء میں ملک معظم کے ہندوستان آنے کا بھی احتمال ہے

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈی ولیرا کی حکومت اور برطانوی وزارت مستعمرات کے درمیان ایک معاہدہ ہونیوالا ہے جس سے آئرلینڈ اور برطانیہ کے باہمی اختلافات مٹ جائینگے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ میں ان تمام مطالبات کو منظور کر لیا جائیگا۔ جنہیں مسٹر ڈی ولیرا نے ۱۹۳۲ء میں پیش کیا تھا۔ اس معاہدہ کی رو سے گورنر جنرل کا عہدہ اُڑا دیا جائے گا۔ اور برطانیہ اس امر کو تسلیم کرے گا کہ آئرلینڈ کی طرف سے تاج برطانیہ کے ساتھ حلف وفاداری کی رسم منسوخ کر دیجائے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ سے مختلف اخبارات کے تیس نامہ نگار سان سبیسٹین میں وارد ہوئے۔ فرانس کے ایک نمائندہ اخبار کو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سرکاری فوج نے گرفتار کر لیا۔ سفیر فرانس نے اس نامہ نگار کو رہا کرانے کے لئے سخت کوشش کی۔ گورنر نے کہا کہ اگر آئندہ نامہ نگار کی روش حکومت کے خلاف پائی گئی تو سخت کارروائی کی جائے گی۔

روما ۱۳ ستمبر۔ مسولینی نے اٹلی کی حربی تیاریوں کو مضبوط کرنے کے لئے کابینہ کو ہدایت کی ہے کہ حربی تیاریوں کی رفتار کو تیز کر کے انہیں بین الاقوامی صورت حالات کی ضروریات کے مطابق بنانے اور ایک معین عرصہ کے دوران میں مکمل کرنے کے لئے خاص اقدام مقرر کی جائیں

حصار ۱۳ ستمبر۔ ہانسی میں ایک ہندو کے گھر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور وہاں سے ۱۵۰ ضبط شدہ کتابیں برآمد کیں۔ ان ضبط شدہ کتب میں کتاب "رنگیلا رسول" بھی تھی۔

رانچی ۱۳ ستمبر اطلاع مظہر ہے۔ کہ چھوٹا ناگپور میں بارش کی غیر معمولی شدت کی وجہ سے ضلع گیا کے تمام دریاؤں میں شدید طغیانی آگئی ہے پٹنہ کے جنوبی اضلاع کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کیونکہ دریا کا پانی پٹنہ شہر تک پہنچ گیا ہے۔ شہر کی حفاظت کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جا رہی ہے۔

رنگون ۱۳ ستمبر۔ ایک برمی اخبار نے خبر شائع کی ہے کہ چینگاؤں کے دو ہزار باشندے برما کی طرف ملیغار کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک برمی گاؤں کو جلا دیا۔ ملٹری پولیس اور سول افسر بھی ان کے تعاقب کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۳ ستمبر۔ چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے میاں سر فضل حسین صاحب کی جگہ سر شہاب الدین وزیر تعلیم کو پنجاب یونیورسٹی کا فیلو نامزد کیا ہے۔

کلکتہ ۱۳ ستمبر۔ ضلع میمن سنگھ میں ایک خوفناک طوفان آیا جس سے کئی مکانات گر گئے اور متعدد اشخاص ہلاک ہوئے۔

بارسلونا ۱۳ ستمبر۔ ہسپانیہ کے اشتراکیوں نے پچاس پادریوں کو گولی کا نشانہ

بنا دیا ہے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ ڈاکٹر گوئبلز وزیر پراپیگنڈا جرمنی نے نازی کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہودیت ہی بالشوزم کی بنیاد ہے۔ یہ خوفناک اور خوشامدی لوگوں کی قوم ہے۔ تقریر کے دوران میں اس نے روسی افسروں اور رہبروں پر بہت حملے کئے۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس تقریر سے یہ مطلب نکالا جا رہا ہے کہ جرمنی روس سے اپنے سفارتی تعلقات کو منقطع کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

برگوس ۱۳ ستمبر۔ میڈرڈ پر تین اطراف سے حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ باغی حکومت کے صدر مقام برگوس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مارکویڈا کے مقام پر باغیوں کے تین دستوں اور سرکاری فوج کا خونناک تصادم ہوا۔ جس میں سرکاری فوج کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ باغی فوج کے مراکشی عرب سپاہیوں نے سرکاری فوج کے ہزارہا سپاہیوں کے سر کاٹ کر رکھ دیئے۔

میڈرڈ ۱۳ ستمبر۔ میڈرڈ میں سرکاری بارکوں پر باغیوں کے بعض طیاروں نے فضائی حملہ کر دیا۔ جس سے سرکاری فوج کے اڑھائی سو فوجی ہلاک ہو گئے۔

پیرس ۱۳ ستمبر۔ سان سبیسٹین کے معرکہ میں سرکاری فوج کی شکست کے بعد باغی فوج شہر میں داخل ہو چکی ہے باغیوں نے تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرنے کے بعد ان پر سرخ اور زرد جھنڈے لہرا دیئے ہیں۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) عراق کے مشہور فلاسفر اور لیڈر الحاج نعمان اعظمی انتقال کر گئے ہیں۔

ماسکو ۱۳ ستمبر۔ پولیس نے ایک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ روس کے صدر کے مخالفین نے اس کے قتل کی سازش کی اور روس میں

انقلاب پیدا کرنے کے لئے ایک زبردست جماعت تیار کی۔ مگر پولیس کو بروقت اس سازش کا پتہ چل گیا۔ اس سلسلہ میں پچاس اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ برطانیہ اور ترکی کے درمیان تجارتی اور تجارت سے متعلقہ قرضوں کے معاہدہ پر ۲ ستمبر کو دستخط ہو چکے ہیں۔ اس جدید معاہدہ کی شرائط پر ۷ ستمبر کو تعمیل شروع ہو گی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) فلسطین کے عربوں کی ہائی کمیٹی کے اجلاس میں والیئے کویت کا برقیہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں انہوں نے اعراب فلسطین سے اظہار ہمدردی کیا ہے اور انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ وہ عربوں کی ہر ممکن امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میڈرڈ ۱۳ ستمبر۔ حکومت ہسپانیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ باغیوں نے صوبہ کارڈوبا کے ایک شہر پر قبضہ کرنے کے بعد سترہ سو مزدوروں کو گرفتار کر کے تہ تیغ کر ڈالا۔

پیرس ۱۳ ستمبر۔ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ہسپانوی مراکش کے مُور قبائل میں جذبات بغاوت مشتعل ہو رہے ہیں۔ اور ان میں شدید جذبۂ آزادی پیدا ہو رہا ہے۔ ان کی طرف سے مظاہروں اور نعروں کے ذریعہ سردار رلیف عبدالکریم کی رہائی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سویڈش ایمبولینس کے ڈاکٹر نے جو نیروبی پہنچے بیان کیا کہ متعدد حبشی سرداروں نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ اطالویوں کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ اپریل ۱۹۳۶ء سے اگست ۱۹۳۶ء تک مختلف علاقوں میں برطانوی فوج کے لئے ۲۰۰۸۲ سپاہی بھرتی ہوئے۔

امرتسر ۱۳ ستمبر۔ گندم اسوج ۲ روپے ۱۲ آنے ۳ پائی۔ گندم مگھر ۲ روپے ۱۲ آنے ۹ پائی

سونا ۴۳ روپے ۱۲ آنے اور چاندی ۴۹ روپے ۴ آنے ہے۔